سورۃ الحجرات 49

آیت نمبر 2

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اے اہل ایمان اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو ان سے اس طرح گفتگو نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیے جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

یَا ← ایُّھا ← ایَّتُھا ← حروف ندا

وہ الفاظ جو کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً

اے ← ارے ← ابے ← اوئے

یا خُبیب　　یا اسماء　(مذکر ہو یا مونث)

ایُّھا الرَّجُلُ　　ایَّتُھا البِنتُ　(مونث کے لیے)　مذکر کے لیے

اے آدمی　　اے لڑکی

یا ایُّھا الرَّجُلُ　　یا ایَّتُھا البِنتُ

زیادہ اہمیت کی حامل چیز کی طرف متنبہ کرنا ہو تو یَا ایُّھا اور یَا ایَّتُھا لکھا جاتا ہے

الَّذِيْنَ ← جو سب اشخاص

الَّذِیْ ← جو ایک شخص (مذکر)

الَّتِیْ ← جو ایک مونث

اللَّائِیْ ← جو سب مونث

یہ تمام کلمات (1.5) میں سے ہیں اور بار بار دھرائے جائیں گے۔

اٰمَنُوْا

اٰمن + وا

وا
ون
ین

یہ علامتیں جس کلمے کے ساتھ آئیں اُسے جمع بنا دیتی ہیں۔

اَمَنَ ← جو ایک شخص ایمان لایا

اردو میں مستعمل ہے بمعنی سلامتی

اٰمَنُوْا ← جو سب اشخاص ایمان لائے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اے وہ تمام لوگو جو ایمان لائے ہو۔

اے اہل ایمان

لَا

حرف نفی ہے اور منع کرنے کیلیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

لا کلمہ اردو میں اسی معنی میں مستعمل ہے۔ لاجواب، لاتعداد، لازوال۔

تَرۡفَعُوۡآ

ت + رفع + وا

تم ایک مذکر	انتَ	ت
تم ایک مونث	انتِ	ك
تم دو مذکر یا دو مونث	انتما	كما
تم سب مذکر	انتم	كُم
تم سب مونث	انتنَ	كنَ
		تنَ
		تم

ان سب سے مراد تم ہی ہے

تم ایک مذکر کا	كَ	
تم ایک مونث کا	كِ	
تم دو مذکر یا دو مونث کا	كماَ	
تم سب مذکر کا	كُم	
تم سب مونث کا	كنَ	
تم سب مونث	تنَ	
تم سب مذکر	تم	

خبیب ← قلمكَ تم ایک مذکر کا قلم

اسماء ← قلمكِ تم ایک مونث کا قلم

خبیب + سلمان سارہ+اسماء ← قلمكماَ تم دو مذکر یا دو مونث کا قلم

خبیب+سلمان+زوھیب +عبداللہ ← قلمكم سب مذکر کا قلم

زینب + ارفعہ + سارہ + اسماء ← قلمكن تم سب مونث کا قلم

رفع کا کلمہ اردو میں بلند کے معنی میں استعمال ہوتا ہے سطح مرتفع رفیع الشان وغیرہ

تَرۡفَعُوۡآ تم سب بلند کرتے ہو یا کرو گے

لَا تَرۡفَعُوۡآ تم سب بلند نہ کرو

اَصْوَاتَكُمْ

اصوات + کم ← تم سب کی

↓

صوت + اصوات ← آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ ← تم سب کی آوازیں

صوت کا کلمہ بھی اردو زبان میں مستعمل ہے۔

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ تم سب اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو

فَوْقَ

↓

فوقیت ← ایک سے دوسرے کو بلند کرنا

ترجیحاً بلند کرنا

اردو زبان میں مستعمل ہے۔

صَوتِ النَّبِيِّ ← نبی کی آواز

آواز

نبی الف لام لگانے سے خاص نبی

دو اسم ساتھ ساتھ آئیں پہلے کے ساتھ ال۔ نہ لگا ہو اور دوسرے کے ساتھ۔ ال۔ لگا ہو

تو ترجمہ کرتے ہوئے کا، کے یا کی کا اضافہ کرتے ہیں

نبی ← اردو میں مستعمل ہے

صوت ← اردو میں مستعمل ہے

فَوقَ صَوتِ النَّبِيِّ

نبی کی آواز سے زیادہ بلند

وَلَا تَجۡهَرُوۡا

و ← اور

لَا ← حرف نفی ہے اور منع کرنے کیلیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

تَجۡهَرُوۡا ← ت + جھر + وا

مخاطب کی علامت — آواز کا بلند کرنا — جمع کی علامت

جھر :

جن نمازوں میں امام صاحب بلند آواز سے قرات کرتے ہیں۔ انہیں جھری نمازیں کہتے ہیں گویا اردو میں جھر کے معنی ہیں آواز کا بلند کرنا

تَجۡهَرُ	تم آواز بلند کرتے ہو
تَجۡهَرُوۡا	تم سب آواز بلند کرتے ہو
لَا تَجۡهَرُوۡا	تم سب آوازوں کو بلند نہ کرو

لَهٗ

ل + ہ اس ایک مذکر

لام دو طرح کا آتا ہے

1. لام تعلیل ← کے لیے
2. لام لازم ← یقیناً

سیاق و سباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کونسے معنی پائے جاتے ہیں ٹھیک معنی لکھنے سے ہی صحیح جملہ تشکیل پا سکے گا۔

لَهٗ ← اس کے لیے

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ اس کے لیے اونچی آواز میں نہ بولو

بِالْقَوْلِ

ب + ال + قول

میں خاص کرنے کے لیے گفتگو

بِالْقَوْلِ ← اپنی گفتگو میں

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ

اپنی گفتگو میں انکے حضور اونچی آواز میں نہ بولو

کَجَھْرِ

ک + جھر

ك ← کلمے کے شروع میں آئے تو حرف تشبیہ ہے جسے کے معنی ہیں
کی مانند، مثل، اسکی مثال، جسے کہ، وغیرہ

کَجَھْرِ ← جس طرح تم اُنچی آواز میں بولتے ہو

بَعۡضِکُمۡ ← بَعۡضِ + کم ← تمھارے بعض

لِبَعۡضٍ ← ل + بَعۡضِ ← بعض کے لیے

بعض کا کلمہ بمعنی چند، کچھ اردو میں مستعمل ہے۔

بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ تمہارے بعض بعض کے لیے یعنی آپس میں ایک دوسرے کے لیے

کَجَھۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ

جس طرح تم اُنچی آواز میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بولتے ہو۔

وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ

انکے حضور یوں اونچی آواز میں گفتگو نہ کرو جسطرح تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں گفتگو کرتے ہو۔

أَنْ ← کہ

اِنْ ← اگر

پہلے ہم نے پڑھا تھا کہ ن کے اوپر شد ہو تو چاہے الف پر زبر ہو یا زیر ہر حال میں اسکے معنی بیشک اور یقیناً ہونگے اور اگر آپ دیکھیں کہ۔نْ۔کے اوپر سکون ہے اور الف پر زبر ہو تو اسکے معنی ہونگے۔کہ۔اور زیر ہو (اِنْ) تو معنی ہونگے۔اگر۔

تَحْبَطَ ← عمل کا رائیگاں جانا برباد ہونا

↓

مَحْبُوطُ الحَوَاس ← جس کے حواس ضائع ہو جائیں برباد ہو جائیں۔

اردو میں (ح) کی بجائے (خ) استعمال ہوتا ہے۔

اَعْمَالُكُمْ ← اعمال + کم ← تمھارے اعمال

↓ عمل کی جمع

↓ تم سب کے

اردو میں مستعمل ہے۔

وَ ← اور

اَنْتُم ← تم سب

لَا ← حرف نفی ہے اور منع کرنے کیلیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

تَشْعُرُوْنَ

تَ + شَعُرُ + وْنَ

مخاطب کی علامت

جمع کی علامت

جہاں عرب (ـَ) لگاتے ہیں وہاں ہم اردو تلفظ میں (ا) لکھتے ہیں

جہاں عرب (ـِ) لگاتے ہیں وہاں ہم اردو تلفظ میں (ی) لکھتے ہیں

جہاں عرب (ـُ) لگاتے ہیں وہاں ہم اردو تلفظ میں (و) لکھتے ہیں

شَعُرُ ← شعور ← سمجھ

تَشْعُرُ ← تم شعور (سمجھ) رکھتے ہو

تَشْعُرُوْنَ ← تم سب شعور رکھتے ہو

لَا تَشْعُرُوْنَ ← تم سب شعور نہیں رکھتے

سورۃ الحجرات 49

آیت نمبر 2

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

اے اہل ایمان اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو ان سے اس طرح گفتگو نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیے جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔